

39211 - بنك ميں رقم ركهنى اور كيا ٲاسپٲل كى تعمير زكاة#1731; كے مصاريف ميں سے سے ہے؟

سوال

جس كے پاس كسى بنك يا توفير بك ميں كچھ رقم ركھى هو اور اس كى سالانہ زكاة بهى ادا كى جاتى هو تو كيا فائده كے سبب يہ مال مشكوك هو گا؟
اور زكاة نكالنے كے متعلق سوال يہ ہے كہ كيا مال كا كچھ حصہ ٲاسپٲل يا يتيم خانہ بنانے كے ليے ديا جا سكتا ہے (كسى خاص ادارے كے اكاؤنٹ ميں مال جمع كروا كرنے كے ذريعہ) يا كہ مال ٲاتھوں ميں دينا ضرورى ہے ؟

ٲسنديدہ جواب

الحمد لله.

اول:

سودى بنكوں ميں رقم ركهنى اور اس ٲر سود ليئا اور فائده كا نام دينا كبيره گناہوں ميں سے ہے، اور اس مال كى زكاة ادا كرنے سے صاحب مال كو گناہ سے نہيں بچاتى .

آٲ سوال نمبر (22339) كے جواب كا مطالعہ كريں اس ميں سود كى حرمت كا بيان ہے.

اور اسى طرح سوال نمبر (181) كے جواب كا بهى مطالعہ كريں، كيونكہ اس ميں سودى بنكوں كے اندر مال ركهنے كى حرمت بيان كى گئى ہے.

دوم:

اور رہا مسئلہ زكاة كے مصاريف كا تو يتيم خانہ اور ٲاسپٲل بنانے كے ليے زكاة دينا جائز نہيں، نہ تو ٲاتھوں ٲاتھ اور نہ ہى كسى واسطہ كے ذريعہ، كيونكہ زكاة كے مصرف محصورہ اور مقرر كردہ ہيں ان سے زيادہ كرنا جائز نہيں.

اللہ تعالٰى نے زكاة كے مصاريف مندرجہ ذيل فرمان ميں بيان فرمائے ہيں:

صدقے (زكاة) صرف فقيروں كے ليے ہيں اور مسكينوں كے ليے اور ان كے وصول كرنے والوں كے ليے، اور تاليف قلب كے ليے، اور گردن آزاد كرانے كے ليے اور قرض داروں كے ليے اور اللہ كى راہ ميں اور راہرو مسافروں كے ليے التوبة (60).

اور زکاة کے ان مصاريف کی تفصيل اور وضاحت ہم نے سوال نمبر (6977) کے جواب ميں کی ہے اس کا مطالعہ کر ليں.

اور ہم نے سوال نمبر (13734) اور (21797) کے جوابات ميں مساجد اور مدارس کی تعمير اور اسی طرح قرآن مجيد کی طباعت کے ليے زکاة دينی جائز نہیں تفصيل سے بيان کیا ہے لہذا آپ ان سوالات کے جوابات ديکھيں.

ليکن اگر اس زکاة کو يتيم خانہ ميں اس ليے لگایا جارہا ہو کہ اس سے يتيم فقراء پر خرچ کیا جائے گا تو پھر اگر يتيم فقراء ہوں تو جائز ہے.

اور افضل اور بہتر یہ ہے کہ زکاة دينے والا خود زکاة کو خود صرف کرے تا کہ اسے علم ہو کہ اس نے زکاة اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صرف کی ہے، آپ کو چاہيے کہ آپ مستحق افراد کی تحديد ميں کوشش کریں.

واللہ اعلم .